© rasailojaraid.com

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت دی جائے، انکی دعوت پر لبیک نہ کہا جائے:

کافروں کو دعوت اسلام دینا عموماً اور اہل کتاب کو دعوت اسلام دینا خصوصاً از روئے نصوص قطعیہ صریحہ مسلمانوں پر واجب ہے۔ مگر اس دعوت کا انداز حکیمانہ ہونا ضروری ہے البتہ دعوت اسلام کے حکیمانہ انداز میں اس بات کا خیال ضروری ہے کہ اپنے اصول وضوابط میں سے کسی سے بھی دستبرداری نہیں کی جائے گی بلکہ دعوت دین کا انداز ایسا ہو کہ دوسرے کو دلیل سے قائل کیا جائے اور اگر وہ قائل نہ بھی ہو تو کم از کم حجت تمام ہو جائے تاکہ اس ارشاد باری پر عمل مکمل ہو کہ لیہلک من ہلک عن بینہ و یحی من حی عن بینہ (۱۹) (یعنی ہلاک ہو جائے جسے ہلاک ہونا ہے دلیل سے اور زندہ رہے جسے زندہ رہنا ہے دلیل سے) اللہ رب العزت نے اہل کتاب کو دعوت دین دینے کے بارے میں کس قدر جامع بیان سکھایا ہے فرمایا۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (۲۰) (کہہ دیجئے! اے کتاب والو آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہ بنالے۔ پھر اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دیجئے کہ گواہ رہنا ہم تو مسلمان ہیں۔)

اس انداز میں تو اہل کتاب سے بات ہو سکتی ہے مگر ان کی خواہش کے مطابق ان سے ڈائیلاگ (DIALOG) کرنا اور ان کے حسب خواہش اپنے وقار سے کم تر درجہ میں اتر کر ان سے بات کرنا اور ان کی ماننا اور اپنے اصولوں سے اعراض کرنا خود کو گمراہی کے گڑھے

۱۹۔ الانفال/۴۲

۲۰۔ سورہ آل عمران آیت/۶۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں دھکیلنے کے مترادف ہے اللہ رب العزت نے اس سلسلہ میں کیا عمدہ بات فرمائی ہے۔
ارشاد ہے واحذرھم ان یفتنوک عن بعض ما انزل اللہ الیک (۲۱) (ان سے بچتے رہیئے کہیں وہ آپ کو اس کے کچھ حصہ سے پھیر نہ دیں جو اللہ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے۔)

اس قدر ہوشیار اور خبردار کی جانے والی قوم بھی اگر یہود و ہنود کی سازش کا شکار ہوکر "وحدت ادیان" کے پر فریب نعرہ کا شکار ہوجائے تو اس کی بدبختی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ "وحدت ادیان" کے غلاف میں لپٹے ہوئے اس مکروہ فتنہ کا سدباب کرنے کی خاطر علماء و مبلغین اپنی تمام تر توانیاں صرف کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کی اس سازش کو ناکام بنادیں۔

انبیاء علیہم السلام پر بائیبل کے الزامات:

وہ تحریف شدہ تورات و انجیل جسے یہودی عیسائی کتاب مقدس سمجھ کر اب تک سینے سے لگائے ہوئے ہیں اور "وحدت ادیان" کے لبادے میں جسے قرآن کے مساوی قرار دینے اور قرآن کے ساتھ شائع کرنے کی سازش ہو رہی ہے اس کے چند اقتباسات نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا تاکہ اہل اسلام کو صورت حال کی نزاکت کا صحیح اندازہ ہوسکے۔

انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی کتاب مقدس کیا کہتی ہے ملاحظہ فرمایئے۔

انجیل (عہد نامہ قدیم) کی کتاب سلاطین کے باب ۱۱ کا آغاز اس طرح ہو رہا ہے۔

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

(۲۱) المائدہ/۴۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میرزا جلال اسیرؔ اصفہانی کے غیر مطبوعہ قطعات

ڈاکٹر وجیہہ الدین، ایم. ایس. یونیورسٹی بڑودا، گجرات

میرزا جلال اسیرؔ ایران کا عہد صفوی کا ایک اہم اور نازک خیال شاعر ہے اسیرؔ کا شمار سب ہندی کے نامور شعراء میں ہوتا ہے۔ ابوطالب کلیمؔ اور صائبؔ تبریزی اسیرؔ کو اس طرح خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

میرزای ما جلال الدین بس است　　از سخن سنجان طلب گار سخن

(کلیمؔ) (۱)

راستی طبعش استاد من است　　کج فہم بر فرقِ دستار سخن

خوشا کسی کہ چو صائب ز صاحبان سخن

(صائبؔ) (۲)

تتبع سخن میرزا جلال کند

اسیرؔ ایران کے سادات خاندان سے تعلق رکھتا تھا اس کے والد میرزا مومن اصفہان کے رہنے والے تھے۔ جلال اسیرؔ کی تاریخ پیدائش کے متعلق قطعی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے لیکن گنج سخن کے مصنف ذبیح اللہ صفا نے جلال اسیر کی تاریخ پیدائش ۱۰۲۹ ہجری لکھی ہے[۳] جو درست معلوم نہیں ہوتی اس لئے کہ جلال اسیر شاہ عباس اول کا داماد تھا اور شاہ عباس اول کا دور سلطنت ۹۸۹ — ۱۰۳۸ ہجری تھا۔ اسیرؔ مشہد مقدس کا متولی تھا اور شاہ عباس نے اپنی چھوٹی لڑکی ملک النساء کی شادی اسیر سے کی تھی جس کی وفات شاہ عباس کے زمانے میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہی ہو گئی تھی۔ (۴)

اسیرؔ میرزا فصیحؔ ہروی کا شاگرد تھا اپنے استاد کا ذکر کرتے ہوئے صائب کو بحیثیت شاعر اپنے سے برتر تسلیم کرتا ہے:

باوجود آنکہ استادم فصیحی بود اسیرؔ (۵)
مصرع صائب تواند یک کتاب من شود

تمام تذکرہ نگار جلال اسیرؔ کو نازک خیالی کا نمائندہ شاعر تسلیم کرتے ہیں جلال اسیر کے ہم عصر شعراء میں ابوطالب کلیمؔ، طالبؔ آملی، نظیریؔ نیشاپوری، صائب تبریزی، حکیم شرف الدین، شفائیؔ، والہؔ ہروی، فصیحؔ ہروی اور ملا محسن فیضؔ کاشانی شامل تھے، ذلالؔ خوانساری جو شاہ عباس اول کا ملک الشعراء تھا جلال اسیرؔ کا شاگرد تھا۔ (۶)

ایک عام خیال یہ ہے کہ جلال اسیرؔ کی وفات ۴۰ سال کی عمر میں ہو گئی تھی۔ اسیر کی کلیات کافی ضخیم ہے اس سے اس کی پُرگوئی اور قادرالکلامی کا پتہ چلتا ہے۔ کلیات میں قصائد، قطعات مثنویات، غزلیات، مخمسات اور رباعیات شامل ہیں۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق جلال اسیر نے نثر میں کچھ نہیں لکھا تھا۔

کلیات جلال اسیر ۱۲۹۷ ہجری میں منشی نولکشور نے چھاپی تھی جو نامکمل ہے اس کے بعد ہندوستان، پاکستان یا ایران میں اسکی کلیات یا دیوان آج تک راقم کی اطلاع کے مطابق چھپا نہیں ہے۔ تذکرہ کے مطابق گو جلال اسیر ہندوستان کبھی نہیں آیا لیکن ہندوستان کی ہر بڑی لائبریری میں اس کی کلیات یا دیوان کے نسخے موجود ہیں جس سے اس کی ہندوستان میں شہرت اور مقبولیت کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، ملا فیروز لائبریری بمبئی آصفیہ لائبریری حیدرآباد، عربک پرشین انسٹی ٹیوٹ ٹونک۔ راجستھان، ہندوستان کے علاوہ برٹش میوزیم، انڈیا آفس لائبریری۔ کیمبرج یونیورسٹی لائبریری وغیرہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

راقم کے پاس بھی کلیات جلال اسیر کا ایک خطی نسخہ موجود ہے اس نسخہ میں کاتب کا نام درج نہیں ہے اس پر مختلف مہریں ہیں جو ناخواندہ ہیں لیکن اسی صفحہ پر مہر کے ساتھ سن ۱۱۲۹ ہجری لکھا ہے اور نسخہ کے آخر میں کاتب نے نسخہ کی کتابت مکمل ہونے پر ذیل عبارت درج کی ہے

"تمت تمام شد بعون اللہ تعالیٰ دیوان مرزا جلال اسیر بتاریخ غرہ شہر ذی القعدہ ۲۷ھ"

اس عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ اس نسخہ کی کتابت غالباً ذی قعدہ ۱۱۲۷ ہجری میں مکمل ہوئی ہوگی اس نسخہ میں کل تین سو صفحات ہیں۔ کلام کی تعداد اس طرح ہے۔

قصائد	۵۲	
قطعات	۱۴	
مثنویات	۳	
غزلیات	۱۵۴۲	(مکمل و غیر مکمل)
مخمسات	۱۷	
اور رباعیات	۹۲	

نولکشور کے مطبوعہ نسخہ اور ذاتی نسخہ کا جب مقابلہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ کافی تعداد غزلیات اور رباعیات اور قطعات کی ایسی ہے جو نولکشور کے مطبوعہ کے نسخہ میں شامل نہیں ہے ذیل میں جلال اسیر کے آٹھ غیر مطبوعہ قطعات درج کئے جاتے ہیں۔

قطعات

خاک راہ تو نوبہار چمن — نقش پای تو یادگار چمن
ای خیالت گل ہمیشہ بہار — تا خزاں از تو میگسار چمن
چہ قدر بوی گل گلاب کند — گر شوی بے خبر دوچار چمن
کہ بہ بیند چنیں عرقناکت — شبنم گل شود غبار چمن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درکمین گاه زخم کاری سا — تیغ برکف نشسته خار چمن
چه می است اینکه میدهد ساقی — درچمن میکشم خمار چمن

دختر از بباغ می آید
توبه ها ب دماغ می آید

صبح عید (از) کرشمهای می است — مژده ساغرکشان هوای می است
سایه برگ برگ گل شاداب — چیده هرگوشه شیشهای می است
سایهٔ بید خضرستان است — عیش جاوید خونبهای می است
باده از داغ لاله نوش کنید — دست پیمانه دررعنائی می است
که برافراخت قد که در گلشن — قسم گل بخاک پائی می است

آفت عقل و هوش ما ساقی
نگه گرم آشنا ساقی

شده ام عرق بحر نیل گناه — مو بمویم چو خامه نامه سیاه
گر کشد بارِ کشتِ معصیتم — کوه خم گردد از گرانی کاه
گرده عالمی شود پامال — گر بمحشر کشم سپاهِ گناه
نفسی ما کشیده ام از دل — دیو در شیشه کرده ام صید آه
آه ازین کرده های توبه گداز — داده زین گفتهای خجلت کاه
عضو عضوم زروی هم خجل اند — دست و دل جسم و جان چشم (و) نگاه
میکند کفر ننگ ازین اسلام — وای من لا اله الا الله
چکنم با چنین تبه کاری — گر نیارم بدرگه تو پناه
همه رحمی زغم خلاصم کن
همه لطفِ غلام خاصم کن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

... در تو کعبۂ جہان باد
جان بیاد تو عید قربان باد

... است در دلم کہ میرس
مو بمویم شہید مژگان باد

... سر میکنم بیاد رخت
شبنم گل شریک طوفان باد

لالہ و گل چہ میکند عاشق
بی تو گلزار در بیابان باد

سنبلی بر مزارم افشانید
خواب آسودگی پریشان باد

رفتم از خویشتن بیاد رخی
عالم بیخودی گلستان باد

خار در دل شکستہ خاطر من
مدح پیرای شاہ مردان باد

قبلۂ آسمان ولی اللہ — مدح پیرای
فارس لامکان ولی اللہ

در ثنای علی و عمرانی
مور لفظم کند سلیمانی

میکند ہمچو گل درین گلشن
جبرائیل سخن پر افشانی

کام بخشی کہ از زلال کفش
کشتی خاک گشتہ طوفانی

شہریاری کہ از بہار دلش
برگ سبزیست ابر نیسانی

میکند ذوالفقار خونریزش
گردن شرک را گریبانی

غضبش موج بحر قہاری
کرمش لطف عام یزدانی

بارگاہ تو کعبۂ اول
آستان تو قبلۂ ثانی

چہ سراید کسی کہ در چمنت
عندلیب است وحی ربانی

ہر چہ میخواہی از تو می آید
از خداوند از خدا دانی

ای وکیل خدا ہمینت بس
دست قدرت در آستینت بس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میکنم مدحِ حیدرِ کرار نفسم دام آفتاب شکار
ابر نیسان شدم چہ کم دارم صفحہ گلزار و خامہ گوہربار
عالم آئینہ دارِ عرفانش میتوان دید از در و دیوار
دو جہان مطلعی است در ثنانش از گل و خار میچکد اسرار
بعد مردن نمیکنم خاموش از ثنایش زبان شمع مزار
گر رود خاک تربتم برباد مدحش انشا کنم بخط غبار
میکنم پُر گل از ثنای علی دامن سبزہ تا بجیب بہار
چہ بگویم نمی توان گفتن چکنم نیست طاقتِ گفتار

رحمت حق کلید احسانش
پایہ عرش چوب دربانش

ای ثنایت کلید باغ بہشت پُر گل از مدحتت دماغ بہشت
گر نباشد فروغ عرفانت کی دہد روشنی چراغ بہشت
تا نباشد غبار یکرانت کہ دہد خضر را سراغ بہشت
دردلم حسرت زمین بوست کنج زنداں و سیر باغ بہشت

ای رضای دلت رضای خدای
مدعای تو مدعای خدای

مدحت کردہ ام بہارِ سخن میزنم دادِ اعتبار سخن
خامہ ام جای نقطہ می ریزد گل خورشید در کنار سخن
بسکہ شوق ثناگری دارد می چکد مستی از خمار سخن
گوش روحانیان برقص آمد زین گرانمایہ گوار سخن

© rasailojaraid.com